امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کا یومِ شہادت یکم محرم نہیں ہے

گزشتہ چند سالوں میں ایک نئی روایت سامنے آئی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کا یومِ وفات یکم محرم کو منایا جانے لگا ہے۔ اس سلسلے میں ایسی روایات کا سہارا لیا جاتا ہے جو کہ تاریخ کی کتب سے لی گئی ہیں۔ ان تاریخ کی کتب میں سند کا التزام کم ہی کیا جاتا تھا اس لیے یہ موقف کے آپؓ کا یوم شہادت یکم محرم ہے اس کی کوئی مضبوط دلیل موجود نہیں ہے۔ مزید بر آں، تاریخ کی معتبر کتب میں زیادہ تر روایات ایسی ہیں جن میں آپؓ کا یومِ شہادت یکم محرم نہیں ہے بلکہ 23 ھجری کے ماہ ذوالحجہ کے اختتام سے تین یا چار دن قبل ہے ۔کسی صحیح سند کی غیر موجودگی میں تاریخی روایات کی کثرت کو دیکھا جائے گا کہ یہ روایات کس موقف کی زیادہ تائید کرتی ہیں۔ چونکہ ایسی روایات کا ہمارے عقیدے سے کوئی تعلق نہیں اس لیے اس حوالے سے ضعیف روایات بھی قبول کی جاسکتی ہیں:

<u>ابن سعد (م230ھ)</u> طبقات (مترجم جلد 3 صفحہ 123 ، نفیس اکیڈیمی کراچی) میں "حضرت عمرؓ کی مدتِ خلافت" کے تحت لکھتے ہیں:

"ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن خطابؓ کو 26 ذی الحجہ 23 ھجری یوم چار شنبہ کو خنجر مارا گیا اور یکم محرم 24 ھجری کی صبح کو یک شنبے کے دن دفن کئے گئے، 3 محرم یوم دو شنبہ کو عثمان بن عفانؓ سے بیعت کی گئی۔ میں نے یہ روایت عثمان بن محمد اخنسی سے بیان کی تو انہوں نے کہا سوائے اس کے میں نہیں سمجھتا کہ تم سے غفلت ہوئی۔ عمرؓ کی وفات 26 ذی الحجہ کو ہوئی اور عثمانؓ سے 29 ذی الحجہ یوم دوشنبہ کو بیعت کی گئی"۔

<u>ابن قتیبہ دینوری (م 276 ھ)</u> اپنی کتاب المعارف (مترجم ص 225، قرطاس پرنٹرز کراچی) پر لکھتے ہیں:

"(حج کے بعد) مدینہ تشریف لائے تو مغیرہ بن شعبہ کے غلام فیروز ابولولو نے بروز پیر، 26 ذوالحجہ 23 ھجری کو آپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ واقدی کی روایت ہے کہ عمر چہار شنبہ 23 ذوالحجہ کو زخمی ہوئے۔ تین دن تک زندہ رہے اور 26 ذوالحجہ کو آپ نے وفات پائی۔۔۔۔۔۔۔ ابن اسحاق کے بیان کے مطابق آپ کی خلافت کی مدت دس سال چھ ماہ اور پانچ راتیں تھی"۔

<u>مؤرخ اسلام محمد بن جریر طبری (م310ھ)</u> اپنی شہرہ آفاق تاریخ امم والملوک المعروف تاریخ طبری (مترجم جلد سوم حصہ اوّل ص217) میں لکھتے ہیں:

"آپ نے چہار شنبہ کی شب کو 27 ذوالحجہ 23 ھجری کو وفات پائی اور چہار شنبہ کی صبح کو آپ کا جنازہ اٹھایا گیا"۔

مزید آگے طبری نے بھی طبقات ابن سعد کے روایت کا حوالہ بھی دیا ہے اور مزید لکھا ہے:

"ابو معشر کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بروز چہار شنبہ 26 ذوالحجہ 23 ھجری کو شہید ہوئے۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ مہینے اور چار دن رہی"۔

ابن عساکر (م 574ھ) اپنی شہرہ آفاق تاریخ دمشق (جلد 44 مطبوعہ دارالفکر للطباعہ والنشر والتوزیع) میں متعدد جگہ لکھتے ہیں:

☆ امام بیہقی کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن تھی جبکہ ذی الحجہ کے اختتام میں چار راتیں باقی تھیں (ص 465)۔

☆ یحییٰ بن بکیر لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات ذی الحجہ کی چار راتیں بقایا رہنے پر ہوئی (ص465)۔

☆ ابو القاسم سمرقندی، ابو بکر بن لالکائی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کی وفات ذی الحجہ کے اختتام سے چار رات قبل ہوئی (صفحہ 466)۔

تاریخ دمشق میں درجنوں روایات میں حضرت عمرؓ کی وفات ذی الحجہ کے مہینہ میں منقول ہے جبکہ ایک روایت بھی اس حق میں نہیں کہ آپ کی وفات محرم میں ہوئی۔

تحقیق: محمد سعید عمران ای میل: saeedimranx2@gmail.com موبائل: +923361519659

ابن جوزی (م597ھ) نے "المنتظم فی تاریخ امم والملوک "(جلد 4 ص 329، دارالکتب والعلمیہ، بیروت، لبنان) میں حضرت عمرؓ کی شہادت کو 23 ھجری کے واقعات میں ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر جزری (م630ھ) اُسد الغابہ (مترجم(حصہ پنجم) جلد 2 صفحہ 662)میں حضرت عمرؓ کے حالات میں لکھتے ہیں:

"عمر بن خطاب جب منیٰ سے لوٹے تو دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کرنے لگے: اے اللہ میں بوڑھا ہوا اور میری قوت ضعیف اور میری عقل سست ہوگئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھالے اس کے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپ کی وفات ہوگئ"۔

آگے مزید حالات میں طبقات ابن سعد کی اسی روایت کا بھی حوالہ دیتے ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے

علامہ ذہبی (م748ھ) تذہیب تہذیب الکمال (جلد 7 ص 76 رقم 4928 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ للطباعہ والنشر، قاہرہ، مصر) میں لکھتے ہیں:

"آپ کثیر المناقب ہیں، آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ رہی، اور آپ کی شہادت ذوالحجہ کے اختتام کو چار دن یا تین دن قبل ہوئی، جب ھجرت کے 23 سال ہوئے تھے، آپ کی نماز جنازہ صہیب بن سنان نے پڑھائی اور آپ حجرہ نبوی میں دفن ہوئے"۔

تہذیب التہذیب میں بھی ابن حجر یہی لکھتے ہیں (جلد 7 ص 441، دارالکتاب الاسلامی، قاہرہ، مصر)

علامہ ذہبی نے مشہور افراد کے سن وفات کے بارے میں اپنی کتاب "العبر فی خبر من غبر" (جلد 1 ص 20 مطبوعہ دارالکتب والعلمیہ بیروت، لبنان) میں حضرت عمرؓ کی شہادت کو 23 ھجری میں ذکر کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ذی الحجہ ختم ہونے سے تین یا چار دن پہلے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

ابن کثیر (م774ھ) اپنی مشہورِ زمانہ "البدایہ والنہایہ" المعروف تاریخ ابن کثیر (مترجم جلد 7 ص 186) پر یہ تمام اقوال اور آپ کی تاریخ شہادت پر اختلافی روایت نقل کی ہیں۔ اسی صفحہ پر آپ رقمطراز ہیں: "ابن جریر کا قول ہے کہ ہشام بن محمد کے حوالہ سے میرے پاس بیان کیا گیا ہے کہ 23ھ کے ذولحجہ کی تین راتیں باقی تھیں کہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے اور ان کی خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن رہی، اور سیف نے خلید بن فروۃ اور مجالد کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ 3 محرم کو حضرت عثمان خلیفہ بنے اور آپ نے باہر آکر لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور علی بن محمد مدائنی عن شریک عن اعمش یا جابر الجعفی عن عوف بن مالک الاشجعی عامر بن محمد سے اس کی قوم کے اشیاخ سے روایت کی ہے اور عثمان بن عبد الرحمان نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ بدھ کے روز زخمی ہوئے جب کہ ذوالحجہ کی سات راتیں باقی تھیں، مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے"۔

یاد رہے کہ ایک روایت میں راوی مجالد (مجالد بن سعید) اور دوسری میں جابر بن یزید الجعفی ضعیف ہے۔

علامہ ابن خلدون (م808ھ) تاریخ ابن خلدون (مترجم جلد 2 ص 307) میں لکھتے ہیں:

"زخمی ہونے کے بعد برابر ذکر اللہ کرتے رہے اور شب چہار شنبہ ذی الحجہ 23ھ کو اپنی خلافت کے 10 برس 6 ماہ بعد جاں بحق تسلیم ہوئے"۔

حافظ ابن حجر (م852 ھ) اسماء الرجال کے حوالے سے اپنی شہرہ آفاق کتاب تقریب التہذیب (مترجم جلد 1 صفحہ 658 رقم 4888) میں حضرت عمرؓ کے ترجمہ کے تحت لکھتے ہیں:

"قدرت نے آپؓ کی شخصیت میں بہت سی خوبیاں ودیعت کر رکھی تھیں، ذو الحجہ 23 ھجری میں شہید ہوئے اور 10 برس چھ ماہ تک خلیفہ رہے"۔

جلال الدین سیوطی (م911ھ) اپنی کتاب تاریخ الخلفاء (ص 254، مطبوعہ وزارت اوقاف قطر) پر لکھتے ہیں کہ ذی الحجہ میں چار دن باقی تھے جب آپ کی شہادت ہوئی اور آپ کی تدفین یکم محرم کو ہوئی۔

معروف مصری مئورخ محمد حُسین ہیکل (1888-1956) اپنی کتاب (سیدنا فاروق اعظم مترجم ص 864 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، لاہور) میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پر کس دن حملہ کیا گیا اور وہ کس دن دفن ہوئے؟ روایات اس سلسلے میں مختلف ہیں۔ ایک روایت ہے کہ وہ بدھ کے دن زخمی ہوئے اور جمعرات کے دن 27 ذی الحجہ کو دفن کئے گئے۔ لیکن دوسری روایت میں ہے کہ بدھ کے دن ان پر حملہ کیا گیا اور اتوار کے دن یکم محرم الحرام 24ھ کی صبح ان کی تدفین ہوئی اور تیسری روایت کا بیان یہ ہے کہ

تحقیق: محمد سعید عمران ای میل: saeedimranx2@gmail.com موبائل: +923361519659

انہوں نے 26 ذی الحجہ کو وفات پائی۔ ان کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جن میں ان کی تاریخ وفات 8 یا 10 محرم الحرام 24ھ بیان کی گئی ہے۔

دکتور علی محمد صلابی (پیدائش 1963) حضرت عمرؓ کے متعلق اپنی کتاب (حضرت عمرؓ کی شخصیت اور کارنامے مترجم ص 8824-25 مطبوعہ الفرقان ٹرسٹ ملتان) میں رقمطراز ہیں:

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ: 26 یا 27 ذی الحجہ بروز بدھ 23 ھجری میں عمرؓ نے جامِ شہادت نوش کیا، صحیح روایت کے مطابق اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ مہینے اور کچھ دن ہے۔

یاد رہے کہ اس بات پر تمام مؤرخین متفق ہیں کہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کے بارے میں تمام مؤرخین متفق ہیں کہ آپ کی خلافت کی مدت دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یوم وفات 22 جمادی الثانی 13 ھجری ہے۔ اس حساب سے حضرت عمرؓ کا یوم وفات 27 ذوالحجہ 23 ھجری بنتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے یومِ وفات کے بارے میں اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

☆**ابن سعد (طبقات الکبریٰ مترجم جلد 3 ص 38/39)** شب سہ شنبہ کی ابتدائی گھڑیوں میں 22 جمادی الآخر (جمادی الثانی) 13ھ کو ابو بکرؓ کی وفات ہوئی۔

☆**طبری (تاریخ طبری جلد 4 ص 198)** لکھتے ہیں کہ اسی سال (13 ھجری) ابو بکر نے 22 یا 23 جمادی الآخر کو وفات پائی۔۔۔۔ مگر ایک بیان یہ ہے کہ ابو بکر نے 22 جمادی الآخر بروز دو شنبہ 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔۔۔ مزید برآں طبری لکھتے ہیں کہ لیکن ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ کی علالت کا باعث یہ ہوا ہے 7 جمادی الآخر دو شنبہ کے دن آپ نے غسل کیا۔ اس روز خوب سردی تھی اس وجہ سے آپ کو بخار ہو گیا اور پندرہ روز تک رہا۔۔۔۔۔ ابو بکرؓ نے سہ شنبہ کی شام کو بتاریخ 22 جمادی الآخر 13 ھجری کو انتقال فرمایا۔

☆**علامہ ذہبی (العبر جلد 1 ص 13)** میں لکھتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ کی وفات ذی القعدہ شروع ہونے سے آٹھ دن پہلے فوت ہوئے۔

☆**ابن اثیر (اسد الغابہ مترجم جلد 2 ص 320)** لکھتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے جمعہ کے دن جمادی الآخرہ 13ھ کو وفات پائی۔۔۔۔۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سہ شنبہ 22 جمادی الآخرہ کو ہوئی۔

حضرت عمرؓ کا کل دورِ حکومت 10 سال 6 ماہ اور 4 دن پر مشتمل ہے۔ اگر حضرت ابو بکرؓ کی وفات اور حضرت عمرؓ کی بیعت کے دن سے حساب لگایا جائے تو آپ کا یوم وفات 26 ذوالحجہ ہے۔ اگر کوئی یہ بات کرتا ہے کہ یہ تاریخ آپ پر حملہ اور آپ کے زخمی ہونے کی ہے تو پھر بھی آپ کا یومِ شہادت یکم محرم نہیں ہے کیونکہ جمہور مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ آپؓ کی شہادت، آپؓ کے زخمی ہونے کے تین دن بعد ہوئی۔ اس صورت میں آپ کا یوم شہادت 29 ذوالحجہ بنتا ہے۔

یکم محرم کو تدفین کے حوالے سے منفرد روایت بھی ضعیف ہے

تدفین: بعض حضرت اس بات سے استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو چونکہ یکم محرم کے دن سپردِ خاک کیا گیا اس لیے ان کی شہادت کا دن بھی یکم محرم ہی ہے۔ یہ روایت بھی تاریخ ابن کثیر کے اسی صفحہ پر موجود ہے جس کا حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اس روایت میں ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد مجہول ہیں۔

خلاصہ

حضرت عمرؓ کا یوم شہادت کو یکم محرم کے دن رائج کر کے اس کو منانا صرف ایک قلیل تعداد کی مساعی ہے جو کہ ایک خاص سوچ و مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا مقصد محرم الحرام میں ہونے والے سانحہ عظیم، شہادتِ امام حُسینؓ سے عوام الناس کی توجہ ہٹانا ہے۔ اہل سنت کے سلف صالحین سے کبھی بھی کسی صحابی کے یومِ شہادت کو خاص طور پر منانا ثابت نہیں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا یومِ شہادت اس جوش و جذبہ سے منانے کی ساعی اس مکتبہ فکر نے کبھی بھی نہیں کی ہے۔

☆☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆☆

تحقیق: محمد سعید عمران　ای میل: saeedimranx2@gmail.com　موبائل: +923361519659